مستند رسائل

اردو ترجمہ

رسائل من عليٍّ بن أبي طالبٍ

رضي الله عنه

أدهم شرقاوي

"قس بن ساعدة"

AREEHA
ہمارے پاس ہے ہر کتاب

1

تذوَّقِ الكلمةَ قبل أن تنطقَ بها!

لفظ کو چکھ لو، پھر زبان سے نکالو!

کتاب سیر أعلام النبلاء میں امام ذہبی نے نقل کیا ہے:

امیر مؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

من أراد أن یُنصِفَ النَّاسَ من نفسه، فلیُحبَّ لهم ما یُحِبُّ لنفسه!

جو شخص چاہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ انصاف کرے، اسے چاہیے کہ وہ اُن کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے!

اے میرے دوست: جس پیالے سے تم خود پینا پسند نہیں کرتے، اس سے کسی اور کو مت پلاؤ!

اور جو سلوک تم اپنے لیے پسند کرتے ہو، وہی دوسروں کے ساتھ روا رکھو!

کیونکہ انسانی نفس ایک ہی ہے، اگرچہ اس کے ظاہری خول مختلف ہوں!

گفتگو سے قبل لفظوں کو چکھ لو، اور تصور کرو کہ یہ بات آپ سے ہی کہی گئی ہے،

اگر وہ شیریں لگے تو کہہ دو اور اگر کڑوی محسوس ہو تو روک لو،

ہمیشہ اپنے آپ کو دوسروں کی جگہ رکھو، اور خود سے یہ سوال کرو:

میں چاہتا ہوں کہ لوگ اس وقت میرے ساتھ کس طرح پیش آئیں؟!

پھر ان کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرو جیسا تم اپنے لیے چاہتے ہو!

2

لا يحفظُ مكان النَّبيل إلَّا النَّبيل!

ایک شریف انسان کا مقام صرف ایک شریف انسان ہی محفوظ رکھ سکتا ہے!

کتاب سیر أعلام النبلاء میں امام ذہبی نے نقل کیا ہے:

امیر مؤمنین حضرت علی بن ابی طالب ﷛ فرماتے ہیں:

خيرنا بعد نبيّنا أبو بكر و عمر رضي الله عنهما!

ہمارے نبی ﷺ کے بعد ہم میں سب سے بہتر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں!

اے میرے دوست! ایک شریف انسان کا مقام صرف ایک شریف انسان ہی محفوظ رکھ سکتا ہے!

شریف انسان سمجھتا ہے کہ بلندی پر سب کے لیے گنجائش ہے، اسے خود اوپر اٹھنے کے لیے کسی کو گرانے کی ضرورت نہیں ہوتی!

وہ کسی کی کامیابی کو اپنے لیے خطرہ نہیں سمجھتا، بلکہ دوسروں کی کامیابی کے لیے مدد کا ہاتھ بڑھاتا ہے

وہ دوسروں کی کشتیوں کے چپو نہیں توڑتا، بلکہ اپنی کشتی کو درست کرتا ہے،

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو اسے روشن پایا،

فرمانے لگے: اللہ عمر رضی اللہ عنہ کی قبر منور فرمائے، جس طرح انہوں نے ہماری مساجد کو روشن کیا!

3

سمومُ أفاعي النَّسويّات!

نسوانیت (فیمنزم) کے سانپوں کا زہر!

کتاب مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

امیر مؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إن كانت فاطمة رضي الله عنها لتعجِن، وإنَّ شعرها ليكادُ يضرب الجفنة!

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس حال میں آٹا گوندھا کرتی تھی کہ ان کے بالوں کی چوٹی (یالٹ) تھال کو چھونے کے قریب ہوتی تھی!

اے میرے دوست: سب سے بڑا زہر جس میں ہم مبتلا ہوئے ہیں، وہ نسوانیت کے ان سانپوں کا پھونکا ہوا زہر ہے!

یہ نافرمان عورتیں جو گھروں کو برباد کرنے والی ہیں،

وہ گھر کے اندر عورت کے کام کو غلامی اور محکومی بنا کر پیش کرتی ہیں،

یہ ساری دنیا کی عورتوں کی سردار خاتون ہیں، جو اپنے آٹے کے برتن پر محنت سے تھک جاتی تھیں!

کیا وہ بے عزت تھیں؟ کیا وہ غلام بنائی گئی تھیں؟

دنیا کی ساری نسوانیت پسند عورتیں بھی جمع ہو جائیں تو ان کے جوتے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتیں،

ان عورتوں کا مقصد عورتوں کو بھڑکانا، حجاب اتروانا، اور ذمہ داری ادا کیے بغیر حق کا مطالبہ کرنا ہے،

لیکن جب غزہ کی عورتیں مٹائی جا رہی ہوں تو انہیں وہاں کی آواز سنائی نہیں دیتی!

4

لاتُصْلِحْ دُنیاكَ بفسادِ آخرتِك!

اپنی دنیا کو اپنی آخرت کے بگاڑ سے نہ سنوارو!

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے کہا گیا:

مَاشَأْنُكَ يَاأَبَا الْحَسَنِ جَاوَرْتَ الْمَقْبَرَةَ؟

قَالَ: إِنِّي أَجِدُهُمْ جِيرَانَ صِدْقٍ، يَكُفُّونَ السَّيِّئَةَ وَيُذَكِّرُونَ الآخِرَةَ!

اے ابوالحسن! آپ نے قبرستان کے پاس رہائش کیوں اختیار کی؟

انہوں نے فرمایا: میں انہیں سچا ہمسایہ پاتا ہوں، وہ برائی سے روکتے ہیں اور آخرت کی یاد دلاتے ہیں!

اے میرے دوست! اپنے دین کی پاکیزگی برقرار رکھنے کے لیے ڈٹ کر مقابلہ کرو!

ہر وہ صحبت جو تمہیں اللہ کی یاد سے غافل کرے، وہ تمہارے لیے لازم نہیں،

ہر وہ مجلس جو تمہارے دل کو بگاڑ دے، اس سے تنہائی بہتر ہے،

اور ہر وہ عمل جس میں حرام مال ہو، اس سے بے عملی بہتر ہے،

کیونکہ جو گوشت حرام سے پروان چڑھے، آگ ہی اس کی زیادہ حقدار ہے!

اپنی دنیا کو اپنی آخرت کے بگاڑ سے نہ سنوارو!

5

خليلةُ رسول الله ﷺ!

رسول اللہ ﷺ کی رفیقہ!

سیر اعلام النبلاء للذہبی میں ہے:

امیر مؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

عائشة رضی اللہ عنہا خليلة رسول الله ﷺ!

عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی رفیقہ تھی!

اے میرے دوست! سنت کی نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرو!

یہ دین عدل اور محبت پر قائم ہے، نہ کہ انکار اور بغض پر!

رسول اللہ ﷺ کو ان کی ناموس کے متعلق اذیت نہ پہنچاؤ،

ہم اللہ تعالیٰ کا قرب نبی کے اہلِ بیت کی محبت کے ذریعے حاصل کرتے ہیں،

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان جو کچھ ہوا، اس میں نہ پڑو، کیونکہ ان میں سب سے کم مرتبہ شخص بھی بعد والوں میں افضل شخص سے بھی افضل ہے!

ان کے وہ قدم جو نبی ﷺ کے ساتھ معرکوں میں گرد آلود ہوئے، ہمارے سروں سے زیادہ پاک ہیں!

6

بدمعةٍ واحدةٍ!

ایک آنسو کے ساتھ!

کتاب مجمع الآداب لعبد الرزاق الشیبانی میں ہے:
حضرت علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا:

اتقوا الله في الخلوات فإنّ الشاهد هو الحاكم!

تنہائی میں بھی اللہ سے ڈرتے رہو، کیونکہ جو دیکھ رہا ہے وہی فیصلہ کرنے والا بھی ہے!

اے میرے دوست: تقویٰ کی سب سے خوبصورت تعریف جو میں نے پڑھی وہ ایک بوڑھے شخص کا یہ قول ہے:
تقویٰ یہ ہے کہ جب تم اکیلے ہو تو تمہاری کیا کیفیت ہوتی ہے؟
اے میرے دوست! ظاہر میں تو ہم سب نیک ہوتے ہیں، اصل اعتبار تو تنہائیوں کا ہے !
جب لوگوں کی نگاہیں اوجھل ہو جاتی ہیں اور اللہ دیکھ رہا ہوتا ہے !
جب تم اللہ کی نگرانی کو اپنے لیے معمولی نہیں جانتے ہیں !
جب تم اس کی عبادت کرتے ہو حالانکہ اس عبادت پر اس کے سوا کوئی گواہ نہیں ہوتا!
مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سبعہ بہت متاثر کرتی ہے: وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، ان میں وہ شخص بھی ہوگا جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے!
ایک آنسو بس ایک آنسو، خود احتسابی کا ایک لمحہ بھی انسان کے لیے جنت کا ضامن بن سکتا ہے!

7

حین یُواجِهُ طبعَه!

جب انسان اپنی طبیعت کا سامنا کرے!

کتاب الآداب الشرعیہ لابن مفلح میں ہے،

حضرت علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا:

يُمتَحَنُ الرَّجُلُ فِي ثَلَاثَةِ أَشيَاءَ:

عِندَ هَوَاهُ إِذَا هَوَى وَعِندَ غَضَبِهِ إِذَا غَضِبَ، وَعِندَ طَمَعِهِ إِذَا طَمِعَ!

آدمی تین چیزوں سے آزمایا جاتا ہے:

اپنی خواہش کے وقت، جب وہ خواہش کرے۔ اپنے غصے کے وقت، جب وہ غصہ کرے۔ اور اپنی لالچ کے وقت، جب وہ طمع کرے!

اے میرے دوست! انسان کا حقیقی امتحان اُس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنی طبیعت کا سامنا کرے!

جب وہ محبت کرے تو یہ محبت اسے جانب داری پر آمادہ نہ کرے،

جب وہ نفرت کرے تو یہ نفرت اسے ظلم پر آمادہ نہ کرے،

جب وہ غصہ ہو تو یہ غصہ اسے قطع تعلق تک نہ لے جائے۔

ہر وہ لمحہ جو محض طبیعت کے بہاؤ کے ساتھ گزر جائے، اُس پر بھروسا نہیں کیا جاسکتا۔

اصل امتحان تو اُن لمحوں میں ہوتا ہے جو تمہیں تمہاری عادت اور طبیعت سے نکال دیں!